بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا … ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۸ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج شام کی گاڑی سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ اور چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سکرٹری سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

بعد نماز مغرب مسجد دار الفضل میں محلہ کے خدام الاحمدیہ کا جلسہ زیر صدارت ملک مولا بخش صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے خدام کو ضروری نصائح فرمائیں۔

اتحاد پارٹی اور بلدیو پارٹی کا سمجھوتہ

سمجھوتے کئے تو اس لئے جاتے ہیں۔ کہ آپس کے تعلقات بہتر اور خوشگوار بنائے جائیں لیکن آج کل عام طور پر ان کا نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ بدمزگی پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ سکھوں کی بلدیو پارٹی اور یونینسٹ پارٹی میں حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق بھی آثار کچھ ایسے ہی نظر آرہے ہیں۔ سکھوں کا دعوٰی ہے۔ کہ انہوں نے اس سمجھوتہ کے ذریعہ جھٹکہ کے متعلق وہ حقوق حاصل کر لئے ہیں۔ جو آج تک باوجود جدوجہد کے کسی اور طریق سے انہیں حاصل نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ سکھوں کے با اثر لیڈر اور شرومنی اکالی دل کے صدر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے اپنے ایک اعلان میں جہاں یہ بتایا ہے۔ کہ "یہ معاہدہ خالص فرقہ وارانہ ہے۔ اس لئے صرف خالص فرقہ وارانہ امور حل کئے گئے ہیں۔ سیاسی مسائل پر ہم یونینسٹوں اور کسی بھی دیگر پارٹی کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔" وہاں یہ بھی کہا ہے:۔

"سمجھوتہ کے لئے کئی بار کوششیں ہوئیں۔ اور وہ ہمیشہ جھٹکے کے سوال پر آکر ناکام ہو گئیں۔ جھٹکہ کی آزادی کا مطلب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی فرقہ وارانہ ذہنیت میں تبدیلی آگئی ہے۔ . . . . . . اگر صحیح سپرٹ میں اس پر عمل نہ کیا گیا۔ اور نتیجہ کے طور پر مجھے اس کی حمایت سے دستکش ہونا پڑا۔ تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے کچھ ادا نہیں کیا!"

اس معاہدہ کی صحیح سپرٹ سکھوں کے نزدیک کیا ہے۔ یہ کہ جھٹکہ کے متعلق اس وقت تک سرکاری اداروں میں جو پابندیاں عائد ہیں۔ ان کو دُور کر دیا جائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں گائے کے گوشت کے متعلق جو پابندیاں ہیں۔ وہ دُور نہ کی جائیں۔ یہی وہ مطالبہ تھا جس کی بناء پر اس معاہدہ کے ختم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن سکھ نمائندہ نے دوبارہ اپنی تسلی کر لینے کے بعد اسے بحال رکھا۔ اور اسی وجہ سے مسلمانوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حتےٰ کہ اخبار "انقلاب" کو بھی لکھنا پڑا ہے۔ کہ

"وزیر اعظم کے بیان کا جو حصہ گوشت کے متعلق ہے وہ بڑا پیچیدہ اور اُلجھا ہوا ہے۔ ہمارے نزدیک قوموں اور جماعتوں کے باہمی سمجھوتے کی عبارت میں کوئی پیچ، اور اُلجھاؤ نہیں ہونا چاہیئے۔"

نیز اس معاہدہ کا جو مفہوم اکالی لے رہے ہیں۔ اس کے متعلق لکھا ہے "یہ نیا انتظام یک طرفہ اور غیر مساوی متصور ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ مسلمان اسے قبول نہیں کر سکتے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قبول نہیں کریں گے۔"

اگر فی الواقعہ اس معاہدہ کا مطلب بھی ہے۔ کہ جھٹکہ کے متعلق جس قدر آزادی تسلیم کی گئی ہے۔ گائے کے گوشت کے متعلق اتنی آزادی مسلمانوں کو نہیں دی گئی تو فی الواقعہ یہ معاہدہ یک طرفہ ہے۔ اگر سکھ ہندوؤں کے پاس خاطر سے گائے کے گوشت کے متعلق اتنی رعایت مسلمانوں کے لئے منظور نہ کر سکتے تھے۔ جتنی وہ اپنے لئے جھٹکہ کے متعلق چاہتے تھے۔ تو کسی اور پہلو سے ہی مسلمانوں کا حق انہیں دے سکتے تھے۔ اور مسلمانوں کے نمائندہ کو ضرور اس کا مطالبہ کرنا چاہیئے تھا۔ مثلاً معاہدہ سے قبل ہم نے لکھا تھا۔ کہ جہاں جھٹکہ کے متعلق سکھوں کی خواہش پوری کر دی ہے۔ وہاں تعمیر مسجد اور اذان دینے میں سکھوں کی طرف سے دیہات میں جو روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں ان کو دور کر دیا جائے۔ اور جبکہ یہ معاہدہ بالفاظ ماسٹر تارا سنگھ جی خالص فرقہ وارانہ معاہدہ ہے۔ سیاسیات سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں سکھوں نے جو روکاوٹیں حائل کی ہوئی ہیں۔ تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے ان کو دُور نہیں کرایا گیا۔ اور سکھوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ کیونکہ اس میں ان کا کوئی نقصان نہیں۔

اسی طرح سکھوں کا یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔ کہ گورمکھی کی تعلیم کا سرکاری طور پر جلد سے جلد انتظام کیا جائے لیکن اس کے مقابلہ میں عربی کی ترویج کا کوئی ذکر نہیں۔

غرض اس قسم کے انتظام کی وجہ سے اس معاہدہ کی کامیابی کے متعلق اطمینان کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ بے شک مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ سکھوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہوں۔ اور موجودہ نازک حالات میں اس کے لئے کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کو جن امور کے متعلق شکایت ہے اور جس شکایت کے ازالہ میں سکھوں کا کچھ بھی نقصان نہیں۔ ان کے متعلق مسلمانوں کی خواہش کو بھی پورا کیا جائے۔

غیر مبایعین کی حالت بھی یہود جیسی ہے

مولوی صدر الدین صاحب جب حقائق و معارف کے دریا بہاتے ہیں۔ تو اسی کی لپیٹ میں دوسروں کو ہی نہیں۔ اپنوں کو بھی لے آتے ہیں۔ ۲۴۔ جون کے پیغام میں ان کا جو خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ اس کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوا ہے "بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام وقت آئے۔ اور چلے گئے۔ لیکن بتا کیا۔ اُسے بابا حضرت موسیٰ چند دن کے لئے اپنی قوم سے غیر حاضر ہو گئے۔ تو اس قوم کا کیا حال ہوا۔ یہ حالت بھی یہود جیسی ہے۔ ہم نے چند دن کے لئے مسیحا کو دیکھا۔ اور ہمارا ایمان خدا پر محکم ہوا اس کے بعد اگر ہم میں تساہل اور تغافل پیدا ہو گیا ہے۔ تو اس میں امام کا کوئی قصور نہیں وہ برحق ہے"

یہ تو درست ہے۔ کہ اس میں امام کا کوئی قصور نہیں۔ وہ برحق ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر "حضرت امیر" کی موجودگی بھی اس یہود جیسی حالت

مجلس ارشاد کے ماتحت عربی میں تقاریر

انشاء اللہ بروز اتوار مورخہ ۲۸ جون بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے زیر انتظام مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جو آٹھ بجکر آٹھ منٹ پر شروع ہو کر نو بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہے گا۔ نماز عشاء ۱۵-۹ شروع ہو جائے گی۔ اس جلسہ میں مدرسہ احمدیہ کے دس طلباء ۵-۵ منٹ کی تقریریں عربی میں کریں گے۔ امید ہے کہ احباب اس جلسہ میں تشریف لاکر مستفید ہونگے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔

(سید محمد اسحٰق صدر مجلس ارشاد)

کتاب شہادۃ القرآن کے متعلق ایک ضروری مضمون یکم جولائی کے "الفضل" میں شائع ہوگا

مجلس خدام الاحمدیہ نے اس دفعہ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادت القرآن" مقرر کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتاب ابتدائی زمانہ اور تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ کتاب شہادت القرآن کے ایک حوالہ مندرجہ صد ۲۳ کے متعلق ایک ضروری نوٹ شائع کیا جائے۔ سو انشاء اللہ العزیز یہ ضروری نوٹ یکم جولائی کے اخبار الفضل میں شائع ہوگا۔ تمام امیدواران امتحان کو اس کا مطالعہ بھی ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ یہ نوٹ بھی امتحان میں شامل ہے۔ امتحان انشاء اللہ ۲۶ جولائی بروز اتوار ہوگا۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب کو اس میں کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

موصیوں کی سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کا ایک قاعدہ یہ ہے کہ ہر موصی کے تقوےٰ وطہارت وغیرہ کے متعلق سالانہ رپورٹ جماعتوں سے منگوائی جائے۔ اس کے متعلق گزشتہ سالوں میں تحریک کی گئی۔ لیکن بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی۔ اور اکثر نے یہ خیال کر کے کہ ہمیں کسی کی شکائت یا برائی بیان کرنے سے کیا فائدہ۔ اس طرف توجہ نہیں دی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ موصی کے صحیح حالات سے اطلاع نہ دینا بھی بڑی بھاری ذمہ واری ہے۔ اگر ان کے اطلاع نہ دینے کی وجہ سے کوئی موصی باوجود غیر متقی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جائے گا۔ تو خدا تعالےٰ تو اپنے وعدہ کے مطابق کہ بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا اسے بہشتی بنا دے گا لیکن وہ لوگ جو باوجود علم کے اطلاع نہیں دیں گے۔ خدا تعالےٰ کی گرفت کے نیچے آجائیں گے۔ اس لئے ہر موصی کے تقوےٰ وطہارت کے متعلق ہر سال رپورٹ بھیجتے رہنا چاہیئے۔ اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اب بھی دوست اس سال کے متعلق ہر موصی کے متعلق رپورٹیں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ اور اپنی ذمہ واری سے سبکدوش ہوں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

رسالہ فرقان کا عدالتی بیان نمبر

انشاء اللہ العزیز جولائی کے پرچہ میں مولوی کرم دین بھیں والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی محمد علی صاحب اور دیگر گواہوں کے بیانات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایک فیصلہ کن مبسوط اور بعض جدید معلومات پر مشتمل مقالہ شائع ہوگا غیر مبائعین کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے جائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نمبر کو بکثرت شائع کریں۔ خریداروں کے علاوہ عام تقسیم کے لئے ایک روپیہ کی آٹھ کاپیاں دی جائیں گی۔ جن احباب کی [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن مجید کی کامل متابعت کے ثمرات

"فرقان مجید باوجود ان تمام کمالات بلاغت وفصاحت واحاطہ حکمت ومعرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے۔ کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابل خطاب حضرت عزت بنا دیتا ہے۔ اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے۔ اور وہ فیوض غیبی اور تائیدات لاریبی اس کے شامل حال کر دیتا ہے۔ کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں۔ اور حضرت احدیت کی طرف سے وہ لذیذ اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔ جس سے اس پر دمبدم کھلتا جاتا ہے۔ کہ وہ فرقان مجید کی سچی متابعت سے اور حضرت نبی کریم صلعم کی سچی پیروی سے ان مقامات تک پہونچایا گیا ہے۔ کہ جو محبوبان الٰہی کے لئے خاص ہیں۔ اور ان ربانی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب ہو گیا ہے۔ جن سے وہ کامل ایماندار بہرہ یاب تھے۔ جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور نہ صرف مقال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر ان تمام نعمتوں کا ایک صافی چشمہ اپنے پر صدق دل سے بہتا ہوا دیکھتا ہے اور ایک ایسی کیفیت تعلق باللہ کی اپنے منشرح سینہ میں مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کو نہ الفاظ کے ذریعہ سے اور نہ کسی مثال کے پیرایہ میں بیان کر سکتا ہے۔ اور انوار الٰہی کو اپنے نفس پر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور وہ انوار کبھی اخبار غیبیہ کے رنگ میں اور کبھی علوم ومعارف کی صورت میں اور کبھی اخلاق فاضلہ کے پیرایہ میں اس پر اپنا پرتو ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ تاثیرات فرقان مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔ اور جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت صلعم دنیا میں آیا۔ اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے۔ متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہونچ چکے ہیں۔ اور پہونچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اس قدر ان پر پے درپے اور علی الاتصال تلطفات وتفضلات وارد کرتا ہے۔ اور اپنی حمائتیں اور عنائتیں دکھلاتا ہے۔ کہ جہانی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ منظور نظر احدیت سے ہیں۔ جن پر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے۔" (وید اور قرآن کا مقابلہ صہ ۲)

ایک مکان کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک

علاقہ گھٹیالیاں میں ایک دینیات کا مدرسہ قائم ہے۔ لیکن مدرس صاحب کے لئے مکان کا انتظام نہیں ہے۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے ارد گرد کے علاقہ سے احمدی آبادی نے لگاتار چندے بھی دیئے ہیں۔ اور پندرہ سولہ گھماؤں اراضی بھی مدرسہ کے لئے وقف کر دی ہے۔ لیکن مدرس کے مکان کے لئے اب تک انتظام نہیں ہوا۔ اس وقت قرض لے کر چندہ کے توقع میں مکان تیار ہوا ہے۔ جسکی ادائیگی کے لئے امیر صاحب علاقہ کو ضلع سیالکوٹ کے علاوہ ضلع گوجرانوالہ، گجرات، شیخوپورہ۔ اور سرگودہا کی جماعتوں سے بھی چندہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے

احباب سے استدعا ہے کہ گھٹیالیاں کے علاقہ کے احمدیوں کی اس قدر قربانی کو دیکھتے ہوئے وہاں کے مدرسہ کی امداد کے طور پر مدرس کے مکان میں حسب استطاعت چندہ دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔ دیہاتی آبادی کے مفاد ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور ایک علاقہ میں تعلیم کا اچھا انتظام ہو جانا دوسرے دیہات کے لئے بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ ضرور فائدہ رساں ہوتا ہے۔ امید ہے کہ زمیندار احباب اس چندہ میں دلی شوق اور ہمدردی سے حصہ لیں گے۔ اس مکان کے لئے مبلغ چھ صد روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

[illegible] درخواستیں ۳۰ جون تک آجائیں گی۔ ان کو رسالہ ارسال کیا جا سکیگا۔ (مینجر)

انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی چند خصوصیات

اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سے انسان ایک ایسی ہستی ہے۔ جو تمام کائنات عالم میں امتیازی شان رکھتی ہے۔ اسے جس پہلو سے دیکھا جائے۔ اس میں اتنی خصوصیات اور ممتاز امور نظر آئیں گے۔ کہ جن کا احاطہ مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی پیدائش کے لحاظ سے دُنیا میں سب سے اہم انسان کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ سخر لکم مّا فی الارض جمیعا۔ کہ دُنیا کی ہر چیز انسان کے لئے ہے۔ دُنیا میں انسان کی حالت ترقی کرتی گئی۔ حتےٰ کہ وُہ وقت آن پہونچا۔ جبکہ سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہُوا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق فرمایا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر تجھ جیسے وجود کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا۔ تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔

طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ اگر انسان کے لئے ہے۔ تو آخر انسان کی پیدائش کا بھی کوئی مقصد ہونا چاہیئے ایک معمولی انسان کسی کام کو بغیر کسی مقصد کے شروع نہیں کرتا۔ تو وُہ حکیم ہستی اس کائنات عالم اور انسان کو بغیر کسی اہم مقصد کے کیوں بناتی۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد نہایت واضح رنگ میں اور نہایت ہی مختصر الفاظ میں قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الّا لیعبدون۔ انسان کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ وُہ کامل طور پر اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان میں اللہ تعالےٰ نے بعض ایسے خواص رکھے ہیں۔ جو کامل عبودیت میں ممد ہوتے ہیں۔ اور یہ خواص کسی حیوان میں نہیں پائے جاتے۔

انسان سے قبل فرشتوں کی مخلوق موجود تھی۔ اور وُہ کامل فرمانبرداری سے اللہ تعالےٰ کے احکام بجا لاتے تھے۔ لیکن ان کے ہوتے ہُوئے انسان کو پیدا کیا گیا کیونکہ فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی تمام صفات کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔ ہر ایک فرشتہ صرف وہی کام بجا لاتا تھا۔ جو اسے کہا گیا تھا۔ یفعلون ما یؤمرون کا کامل نقشہ ان میں نظر آتا تھا۔ لیکن ایک انسان اللہ تعالےٰ کی بیسیوں صفات کا مظہر ہو سکتا ہے۔ اور خدائی تجلیوں کے اظہار کا موجب بن سکتا ہے۔ یہی صفات اور فرائض تھے جنکی بنا پر انسان کو فرشتوں پر فضیلت دی گئی۔ اور ان کو حکم دیا گیا۔ کہ آدم کی فرمانبرداری کریں۔

ایک اور خاص بات یہ ہے۔ کہ ملائکہ کے مقابلہ میں انسان میں یہ خاصہ ہے۔ کہ اس کو ایک لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وُہ جس طرح چاہے کرے۔ اس اختیار کی وجہ سے وُہ خدا تعالےٰ کے احکام کا انکار بھی کر دیتا ہے۔ گو یہ اس کے حق میں اچھا نہیں ہے مگر جب وُہ انکار کرے گا۔ تو اس پر اللہ تعالےٰ کی صفت مالک یوم الدین اور قہار کا اظہار بھی ہوگا۔ اور اس طرح اور بھی صفات ہیں جن کا ظہور صرف انسان کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ پس انسان کی پیدائش کی ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی جملہ صفات کا ظہور دُنیا میں ہو۔ اللہ کا نور۔ اس کا چمکتا ہُوا چہرہ اس کے ذریعہ سے ظاہر ہو۔

انسان کو سب سے بڑی نعمت جو ملی۔ وُہ معرفت الٰہی ہے۔ یہ نعمت روحانی ہے۔ اور انسان کا مقصود روحانیت کے گرد ہی چکر لگاتا ہے انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک جسم اور دوسری رُوح۔ جسم فانی ہے۔ لیکن رُوح کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ اور اسی کا لقا اصل حقیقت ہے۔ روحانی تربیت کے لئے ہی خدا تعالےٰ نے انبیاء کا سلسلہ قائم کیا۔ جسمانی ترقی اور آرام و آسائش کے سامان مہیا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو آزاد چھوڑ دیا۔ اور اس کے لئے تمام قسم کے سامان پیدا کر دیئے۔ ان سے کام لینے کے لئے انسان کو عقل اور سمجھ کی نعمت عطا کی۔ تا وُہ اپنی سہولت کے لئے اپنے مناسب حال امور سر انجام دے سکے۔ دوسرے لوازم رُوح چونکہ رُوحانی تھے۔ اور در اصل یہی بنیاد اور حقیقت تھے اللہ تعالےٰ نے ان کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا رُوح کی اصلاح کے لئے سب سے بڑی چیز وحی آسمانی ہے۔ کشوف ہیں۔ اور رؤیا صالحہ ہیں۔ جن کا تعلق ایمان سے ہے۔ روحانی لحاظ سے انسان جس ذریعہ سے ترقی کرتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ خدا کے ساتھ اُسے محبت ہو۔ اور یہی جذبہ اور اصل تمام رُوحانی عبادات میں کارفرما ہے۔ اور یہ چیز انسان کی فطرت میں داخل کی گئی ہے۔ مادی نظام اور آپس کے تعلقات میل جول اور معاملات بھی اسی نقطہ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اس جذبہ سے دوسرے حیوان بھی مستثنا نہیں۔ لیکن جس عمدہ طریق پر یہ جذبہ انسان کے اندر ہے۔ وُہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔ انسان کا لفظ ہی انس سے نکلا ہے۔ اس کی فطرت میں موانست ہے۔ اور اس میں جذبات کی دُنیا ایک بالکل نرالا رنگ رکھتی ہے۔ انسان اگر مدنی الطبع ہے۔ اگر وُہ اتفاق سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اگر وُہ کسی کے لئے مصائب برداشت کرتا ہے۔ وہ اگر کسی کے لئے جان پر کھیل جاتا ہے۔ تو اس میں بھی محبت ہی کام کر رہی ہوتی ہے انسان کے اندر اگر جذبۂ الفت نہ ہوتا۔ تو یہ دُنیا بے لطف اور ویران سی نظر آتی۔ بلکہ اس عالم کا تو تصور بھی ناممکن ہے۔

انسانی طبیعت میں ایک اور بات بھی نظر آتی ہے۔ اور وُہ اس کی طبیعت کا تنوع پسند ہونا ہے۔ اکثر اُمور میں دیکھا گیا ہے کہ وُہ ایک ہی حالت میں عرصہ دراز تک رہنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ قدم کو اور آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ یہی بات جو اسے ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور دُنیا نے جس حد تک اپنے اندر تبدیلی و ترقی پیدا کی ہے۔ وُہ اسی جذبہ کا کرشمہ ہے۔ یہ انسان کے بعض خواص کی وجہ سے ہی ہُوا۔ اللہ تعالےٰ نے بھی انسان کی طبیعت کے مناسب حال اپنے نظام عالم میں مناسبت رکھی ہے۔ مستقل مزاجی اور جد و جہد کے پیش نظر اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے تدریجی طور پر ترقیات حاصل کرتے چلے جانے کا میدان بہت وسیع رکھا ہے۔ انسان جتنی زیادہ محنت کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالےٰ اُسے پھل دیتا ہے۔ انسان کی طبیعت میں اگر تنوع پسندی ہے تو دوسری طرف اللہ تعالےٰ نے بھی دن اور رات صبح و شام۔ سردی اور گرمی۔ بہار اور برسات غرضکہ ہر جنس کی مختلف انواع پیدا کی ہیں۔ اگر عمر بھر ایک ہی موسم رہتا۔ اگر ہمیشہ دن ہی رہتا تو انسان کی طبیعت اس قسم کی تھی۔ کہ وہ فوراً ملول ہو جاتی۔ پھر انسان کے اندر جو قوت ذائقہ ہے اس کی خاطر بھی دُنیا کی بے شمار نعمتیں اپنے اندر مختلف مزے رکھتی ہیں۔ یہ باتیں بظاہر معمولی نظر آتی ہیں۔ لیکن اگر ان کی گہرائی تک پہونچنے کی کوشش کی جائے۔ تو صانع حقیقی کے ان صفات کا پتہ ملتا ہے۔ جو اس کی حکمت کو واضح کرتی ہیں غرض انسانی جسم اپنے اندر کئی خصوصیات رکھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون کہ تم تو اپنے نفوس پر غور کر کے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہو۔

انسان کے اندر بعض ایسے خواص ہیں۔ جو دوسرے جانداروں سے اسے ممتاز کر دیتے ہیں۔ بناوٹ کے لحاظ سے ہی دیکھ لیجئے۔ انسان دو ٹانگوں پر سیدھا مستقیم ہو کر چلتا ہے۔ لیکن تمام چوپائے مستقیم ہو کر نہیں چلتے۔ بلکہ زمین کی طرف جھکے ہوتے ہیں۔ سمندری جانور بھی پیٹ کے بل تیرتے ہیں۔ پرندے بھی زمین کے متوازی اڑتے ہیں ان کے علاوہ بعض رینگنے والے جانور ہیں۔ وُہ بھی زمین کے ساتھ اپنا جسم گھسیٹتے ہیں۔ صرف ایک انسان ہی ہے۔ جو بلند ہو کر امتیازی شان کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔ اور یہ اس کے اشرف المخلوقات ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کہ انسان کی تقویم نہایت احسن رنگ میں کی گئی ہے۔

پھر اوصاف و اطوار کے لحاظ سے بھی انسان اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتا ہے۔ انسان کا ناطق ہونا اس کا سب سے بڑا امتیازی نشان ہے۔ اللہ تعالےٰ انسانی پیدائش کا ذکر کرتے ہُوئے فرماتا ہے۔ خلق الانسان من صلصال یعنی وُہ ایسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کے اندر آواز کی خاصیت ہے۔ یہ خاصیت اس کے اعلےٰ درجہ کے نطق پر ہی دلالت کرتی ہے۔ نیز فرمایا خلق الانسان علمہ البیان انسان کو اللہ تعالےٰ نے قوت بیانیہ عطا فرمائی ہے انسان اپنے مافی الضمیر کو بسہولت بیان کر لیتا ہے اسی صفت کے مظہر اکناف عالم میں ایسے ایسے فصیح اللسان پائے جاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انسان کے اندر جو متعلم یا مسلم ہونے کی صفات ہیں۔ وُہ بھی دوسری جاندار مخلوق میں نہیں

اور بھی بہت سی صفات ایسی ہیں۔ جن کا وجود دوسرے حیوانوں میں ناقص رنگ کا ہوگا۔ لیکن انسان میں وہ صفات نہایت اعلیٰ رنگ میں موجود ہوں گی۔ مثلاً غیرت کا جذبہ۔ عزت اور وقار حاصل کرنے کی خواہش۔ نقل کرنا۔ رشک کرنا۔ جذبۂ ہمدردی تعاون کی روح۔ ارادے کا پیدا ہونا۔ مقصود سمجھ کر کام شروع کرنا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ایک کو لے کر بحث کی جائے۔ تو بہت سے حقائق جلوہ گر نظر آئیں گے۔ اور انسانی فطرت اور خواص بمقابلہ دیگر حیوانات اس طرح ممتاز نظر آئیں گے۔ کہ انسان کا اشرف المخلوقات ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا۔

دوسرے حیوانات اور انسان میں یہ بھی ایک فرق ہے۔ کہ حیوانات کو اپنی زندگی میں سوائے اپنا پیٹ پالنے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ گو انسان کا کام بھی بظاہر یہی خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان نے اپنی ضروریات کے لئے عقل انسانی کو کام میں لاکر ہزاروں کام جاری کر لئے ہیں۔ اور حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ کام بہت زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ اور زندگی مختصر نظر آتی ہے۔ ایک انسان جب دنیا سے جاتا ہے۔ تو ہزاروں حسرتوں اور ارادوں کے ساتھ جاتا ہے۔ لیکن حیوانات میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ یہ فرق بھی ان خصوصیات مخصوصہ کی بناء پر ہے۔ جو دوسرے جانداروں سے شان امتیازی اپنے اندر رکھتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اگر انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو اس کے اوپر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد کر دی ہیں۔ انسان پر اگر انعامات کا دروازہ کھلا ہے۔ تو ساتھ ہی ان کے لئے جو نافرمانیاں کرتے ہیں سزا کا دروازہ بھی موجود ہے۔ انسان کے لئے یہ دنیا دار العمل ہے۔ اس کا ہر عمل محفوظ کیا جاتا ہے۔ اچھے کاموں کے لئے ترقیات دی جاتی ہیں۔ اور بُرے کام پر سے سرزنش کی جاتی ہے۔ ان امور میں دوسرے حیوان مکلف نہیں۔ کیونکہ نہ ان کی اتنی اہمیت ہے۔ نہ ان کے لئے اتنے سامان اور انعامات ہیں۔ خاکسار قدرت اللہ عفی عنہ

وقفِ زندگی ——— اور ——— "نیا نظام"

(۱)

دنیا ایک نئے نظام کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ جس طرح ایک ڈوبتا ہوا انسان اپنے بچاؤ کے لئے آخری سہارے کی تلاش میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ اسی طرح دنیا ایک بے بسی و بے کسی کے عالم میں ادھر ادھر کسی ایسی شے کی تلاش میں ہے جو اس کی مشکلات و مصائب کا خاتمہ کر سکے بڑے بڑے مدبرین سیاستدان۔ ڈکٹیٹر اور پریذیڈنٹ بار بار اس امر کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد وہ دنیا میں ایک نیا نظام قائم کریں گے۔ دنیا میں نظام بنتے اور بگڑتے ہی رہتے ہیں۔ اور جب ایک نظام کے بعد دوسرا نظام آتا ہے۔ تو اسے نیا نظام کہہ دیا جاتا ہے لیکن وہ بھی کوئی چنداں مفید نہیں ہوتا۔ اور پھر اس میں جس تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ دنیا کو ایک ایسا نظام چاہیئے جو پائیدار ہو۔ خواہ اس پر کئی صدیاں گزر جائیں۔ پھر بھی اپنی نوعیت اور فوائد کے لحاظ سے "نیا" ہی رہے۔ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے نظام دنیا کی تباہی و بربادی کا باعث ٹھہرے ہیں۔ انسانی نظام کے اصول ناقص اور بے فائدہ ثابت ہو چکے ہیں۔ اب جو نظام قائم کیا جائے گا۔ وہ پہلے نظاموں سے بالکل مختلف ہوگا۔ کیونکہ وہ فی الواقعہ نیا نظام ہے۔ اس نظام میں پہلے نظاموں کی کوئی چیز بھی مشترک نہ ہوگی۔ پہلے نظام جو انسانی ہاتھوں سے قائم ہوتے رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اب یہ نیا نظام خدائی ہاتھوں سے قائم ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز ہم احمدی ان نئے نظام کی بنیادوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو فرشتوں کے ذریعہ رکھی جا رہی ہیں۔ اس نئے نظام کے معمار احمدی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے نئے نظام کی عمارت کھڑی کرنی ہے۔ اور ایک ایسا عمدہ مستقل پائیدار نظام قائم کرنا ہے۔ جس میں کوئی فرسودگی اور نقص نہ ہوگا۔ اور جو دنیا کی سیاسی۔ مذہبی۔ اخلاقی۔ اقتصادی اور تمدنی مشکلات کا صحیح حل ہوگا۔ یہ ہمارا یقین ہے۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہمیں اس یقین پر قائم کیا ہے۔

(۲)

ہماری تخریب میں تعمیر کا پہلو پنہاں ہے ہم نے ایک طرف موجودہ تہذیب۔ تمدن اخلاق۔ اقتصادی اور سیاسی قوانین و اصول کو تہس نہس کرنا ہے۔ تو دوسری طرف نئے نظام میں بہتر اصول و قوانین قائم کرنے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ . . . اور میں اس وقت یقین کرتا تھا۔ کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے اعضا ہیں۔ . . . اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشائے حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۷۹۔۷۸)

پھر حضور نے تحریر فرمایا۔ "سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا دے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اس کے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۷)

پس نیا نظام ایک خدائی تقدیر ہے۔ عوام اور خواص کے دلوں میں اس کا خیال ایک الٰہی تصرف ہے۔ اور اس طریق سے خدا تعالےٰ دلوں کو اس انقلاب عظیم کے لئے ذہنی طور پر تیار کر رہا ہے۔ تا جب وہ وقت معین آئے۔ اور ڈنکہ پر چوٹ پڑے تو لوگوں کو یہ سمجھانے کی ضرورت نہ ہو۔ کہ نیا نظام کیا ہے۔ اور اس کی کیا ضرورت ہے۔ دنیا میں پیدا ہونے والے انقلابات خواہ وہ دنیا کے کسی کونہ میں ہوں پیش خیمہ ہیں۔ اسی روحانی نئے نظام کے قیام کا۔ اور دنیا میں کوئی چیز اس نئے نظام کے قیام کی راہ میں روک نہیں بن سکتی۔ بلکہ حالات زمانہ اپنی پوری رفتار کے ساتھ اس نئے نظام کو قریب سے قریب تر لا رہے ہیں۔ ہم جو اس نئے نظام کے لئے کام کرنے والے ہیں اور ہم جو اس تعلیم کے حامل اور اصل مخاطب ہیں ضرورت ہے کہ ہم وقت آنے سے قبل اس کام کو سنبھالنے کے لئے پورے طور پر تیار ہو جائیں۔

(۳)

خدا تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ لولاک لما خلقت الافلاک کہ زمین و آسمان اور جمیع کائنات کی پیدائش کا مقصد وحید یہ ہے۔ کہ تا دنیا میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین اور اس دین کے ماننے والوں کو قائم رکھا جائے یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین ہیں۔ اب دنیا میں خدائی دین قائم کرنا ہمارا فرض ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہوئے ہیں۔ پس ہماری ذمہ واری بہت ہی اہم ہے۔ جس کے ادا کرنے کے لئے ہمیں اپنی پوری ہمت پورے جوش۔ پورے ولولہ اور پورے استقلال کو کام میں لانے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کر دینے کی ضرورت ہے۔

(۴)

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پائیں۔" (الوصیت صفحہ ۱۰)

یہ ہیں وہ امید افزا الفاظ جن سے اس زمانہ کے آدم ثانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب فرمایا

دنیا کا مشغلہ روز و شب دنیا داری ہے۔ وہ کلیتہً دنیا پہ جھک گئے ہیں۔ اور آخرت ان کی نظروں سے پنہاں ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے قرب خداوندی کی لذت سے ہم ہی آشنا ہیں۔ جب ہمیں اس شرف پہ اطلاع ہوگئی جو خدا کی طرف سے ہمارے لئے مقرر ہے۔ تو پھر ہمارے چھوٹے اور بڑے اپنی اپنی ہمت اور قوت کے مطابق دین الٰہی کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں گے کیونکہ اس دنیا کی پیدائش ہی اس لئے ہوئی ہے۔ کہ تا ہمارے دین کو شان و شوکت حاصل ہو۔ اور زمین کے حقیقی وارث ہم ہی ہیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدمت دین کی خاطر دینی و دنیوی تعلیم کے گریجوایٹوں کو زندگی وقف کرنے کے لئے بلایا ہے۔ اور تحریک جدید کے ماتحت حضور کا مطالبہ ہے۔ کہ مولوی فاضل اور بی۔ اے پاس کرنے والے اس تحریک میں اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا ان سے روحانی نیا نظام باحسن وجوہ قائم کیا جائے۔ خدائی تقدیر کو پورا کیا جائے۔ دنیا کے لوگوں کے میلانِ طبع کو پورا کیا جائے۔ اور اسلام اور احمدیت کو دائمی غلبہ اور حقیقی شوکت اور نہ مٹنے والی شان دی جائے۔ اور دین خداوندی کو چار دانگ عالم میں پھیلا دیا جائے۔

پس اے نوجوانانِ احمدیت! جو احمدیت پہ فخر اور ناز کرتے ہو۔ آؤ کہ ہم وہ کام کریں۔ کہ ہمارا خدا ہم پہ فخر اور ناز کرے۔ اور ہم اس کی دی ہوئی توفیق سے روحانی کیمیا کے اثر کے ماتحت مٹی سے سونا بن جائیں اور ہماری ساری کوششیں اور دنیا کا مال و متاع اور جانِ عزیز اسی راہ میں وقف ہو جائے۔ کہ کسی طرح ہمارا خدا ہم سے خوش ہو۔ اور ہم اس سے خوش۔ وہ نظام جس کے لئے دنیا بے قرار ہے۔ جس کے قیام کی خواہش دنیا کے چھوٹے اور بڑے کے دل میں پائی جاتی ہے۔ جس کا ارادہ آسمان پہ ہوا۔ جس کی اطلاع خدا کے مسیحؑ نے دی۔ جس کی بنیادیں خدا کے ملائکہ نے رکھیں۔ آج اس کی تکمیل کا کام ہمارے سپرد ہے۔ لوہے پہ چوٹ اس وقت لگائی جاتی ہے۔ جب وہ گرم ہو۔ اب لوہا گرم ہو رہا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم دنیا۔ عارضی اور فانی دنیا۔ ناپائیدار اور بے ثبات دنیا کو پس پشت ڈال کر اس خدا کی نوکری میں داخل ہو جائیں۔ کہ جس کی نوکری کا اجر خدا کی دائمی گود ہے۔ ہم خدا کی راہ میں اپنی زندگیاں وقف کر کے اس نئے نظام کی تعمیر کے کاریگروں اور معماروں میں اپنے نام درج کرا لیں۔ تا جب وقت آئے۔ ہم گرم لوہے پہ پوری قوت کے ساتھ چوٹ لگا سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری سستی سے موقعہ ٹل جائے۔

خاکسار۔ ناصر احمدؐ واقف تحریک جدید

آہ! پیر محمدؐ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

ہفتہ کا روز ۱۳ تاریخ ماہ جون اور صبح تین بجے کا وقت تھا۔ کہ قدرت کے آہنی ہاتھ نے ہم سے حضرت احمد قدیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور پروانہ چھین لیا۔ میرے ماموں پیر محمدؐ شاہ صاحب مرحوم اس روز ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی محبوب کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۸۷۹ء میں بمقام شاہ مسکین پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔ پرائمری تک گاؤں میں تعلیم پائی۔ اور پھر لاہور گئے۔ یہاں مڈل پاس کرنے کے بعد پھر گاؤں چلے گئے۔ اور اپنا زمینداری کا کام کرنے لگ گئے۔ آپ کی عمر اس وقت ۱۷ برس کی تھی۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر مبارک سنا۔ تو اسی جستجو میں لاہور تشریف لائے اور میاں معراج الدین صاحب عمرؓ مرحوم جو آپ کے ماموں تھے کے ہاں ٹھہرے۔ وہ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکے تھے۔ آپ ان سے حضور کے دعویٰ کے متعلق استفسار فرماتے رہے۔ چونکہ طبیعت احسانِ خداوندی سے سعید پائی تھی۔ اس لئے جلدی تسلی پا گئے۔ اور ۱۸۹۶ء میں جبکہ آپ کی عمر تقریباً ۱۷ برس کی تھی۔ حضورؑ کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ اس اٹھتی ہوئی جوانی کے عالم میں جبکہ انسان دنیا کی ہر چیز کی طرف سے اندھا ہو جاتا ہے۔ آپ کا ہر قسم کی مخالفت و تکالیف کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا یقیناً اس بات پر گواہ ہے۔ کہ آپ کے دل میں اللہ تعالےٰ کی عظمت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اسلام سے عقیدت کس قدر تھی۔ آپ اپنے کنبے میں پہلے فرد تھے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں نثار ہونا اپنے لئے باعث سعادت جانا۔ کچھ تو طبیعت پہلے ہی اسلام کے پھیلانے کی طرف مائل تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت نے تو آپ کو اور بھی زیادہ دین کے لئے دیوانہ بنا دیا۔ چنانچہ اس جوانی کے عالم میں تبلیغ کی خاطر آپ نے ایک پنجابی سی حرفی تیار کی۔ جسے اس قدر درد بھرے دل اور خوش الحانی سے گاتے۔ کہ جو بھی سنتا مبہوت ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ یہ آپ کی تبلیغ کا پہلا ہتھیار تھا۔ جب دیکھتے کہ اب سننے والا مسحور ہو چکا ہے۔ تو پھر اسے کمال انداز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سناتے۔ ۱۹۰۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لائے۔ تو میاں معراج الدین صاحب عمر مرحوم کے مکان پر ٹھہرے۔ تو آپ دن رات حضور کی خدمت میں رہے۔ اور تمام کام نہایت مستعدی سے سرانجام دیتے رہے۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد بہت خوش تھے کہ آپ کو حضور کی خدمت کرنے کا ایسا بہترین موقعہ نصیب ہوا۔ اس کے بعد آپ محکمہ نہر میں ملازم ہو گئے۔ اور پھر سول منٹگمری رہے۔ وہاں کی جماعت کو قائم کرنے والے پرجوش مخلصین میں سے ایک آپ بھی تھے۔ مسجد احمدیہ منٹگمری آپ کی تبلیغی کوششوں اور جماعتی استحکام کی جدوجہد کا ایک نمونہ ہے۔ جماعت احمدیہ منٹگمری آپ کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ ملازمت کے سلسلہ میں آپ بعض اور جگہوں میں بھی رہے اور وہاں بھی اپنا احمدیت کا جو نمونہ پیش کیا اس کی دشمن بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ عرصہ چار سال کا ہوا کہ مرحوم نے سرکاری ملازمت سے پنشن حاصل کر لی۔ اور اس کے بعد حقیقی سرکار کی خدمت کے لئے اپنے گاؤں میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ لیکن طبیعت چونکہ بیمار رہنے لگی۔ اس لئے اپنی امید کے مطابق کام نہ کر سکے۔ جس کا انہیں بہت افسوس رہا۔

لاہور میں ان کی رہائش اچھرہ کے پاس نئی بستی رحمان پورہ میں تھی۔ یہاں کچھ عرصہ ہی رہنے پائے تھے۔ کہ بیماری کے خطرناک حملے نے آ لیا۔ تقریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۶۳ برس کی عمر میں ہم سے جدا ہو گئے۔ مرحوم نے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ لڑکا ابھی چھوٹا ہے۔ اور نویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے۔ اس لئے بزرگانِ دین و احباب کرام سے التجا ہے۔ کہ اس کی سلامتی اور دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب میں خاص جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو اپنی رحمت سے بہرہ ور فرمائے۔

خاکسار سلطان محمود شاہد بی۔ ایس سی لاہور

آنریری انسپکٹران تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جو آنریری انسپکٹران تعلیم و تربیت مختلف علاقوں میں مقرر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے گجرات۔ جالندھر اور گورداسپور کے انسپکٹران کی رپورٹیں بہت خوش کن ہیں۔ ابھی دوسرے علاقوں کے انسپکٹروں کی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر وہ بھی باقاعدگی سے اپنے کام کی ماہوار

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش

شعبہ وقار عمل

مقامی مجالس:۔ دارالسعة: مسجد اور سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ مسجد کے پودوں کو پانی دیا گیا۔ دارالبرکات شرقی: مسجد اور سڑکوں کی صفائی کی گئی۔ اور چند گڑھوں کو پُر کیا گیا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ: مسجد کی صفائی کی گئی۔ دارالرحمت: مسجد کی صفائی کے علاوہ اجتماعی کام باقاعدہ ہوتا رہا۔ دارالفتوح۔ اجتماعی کام باقاعدہ ہوتا رہا۔ دارالبرکات:۔ اجتماعی کام ہوتا رہا۔ اور راستے جو بارش سے خراب ہو چکے تھے درست کئے گئے۔ دارالفضل:۔ نمازیوں کے لئے مسجد تک کا راستہ جو پانی سے پُر تھا تیار کیا گیا۔ ناصر آباد۔ اور قادر آباد میں اجتماعی کام ہوتا رہا۔

بیرونی مجالس:۔ کیرنگ:۔ مدرسہ احمدیہ اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ اوڑ:۔ مسجد اور راستے صاف کئے گئے۔ امرتسر:۔ ہر جمعہ مسجد کی صفائی ہوتی رہی۔ چک ۹۹ شمالی۔ سرگودھا:۔ ۲۲ یوم وقار عمل منایا گیا۔ گوکھووال: مسجد میں مٹی ڈالی۔ نیز مسجد کے صحن میں پودے لگائے۔ سونگھڑہ:۔ اس ماہ میں دو وقار عمل منائے گئے۔ ملتان:۔ مسجد کی صفائی اور درستی کی گئی۔ لاہور:۔ وقار عمل منایا گیا۔ اور راستے پر مٹی ڈالی گئی۔ داتہ زید کا:۔ مدرسہ کی ایک دیوار کو تین گھنٹہ لگا کر ٹھیک کیا گیا۔ گھٹیالیاں:۔ ایک گلی جو پانی کی وجہ سے خراب تھی۔ اس کو مٹی ڈال کر درست کیا گیا۔ کریام: مسجد کی صفائی ہر جمعہ کی گئی۔ اور ایک وقار عمل منایا گیا۔ گجرات:۔ نمازوں کے وقت وضو کے لئے پانی ڈالا گیا۔ سید والا:۔ وضو کے لئے پانی ڈالا گیا۔ اور نالیاں درست کی گئیں۔ لائل پور:۔ وقار عمل منایا گیا اور مسجد گوکھووال میں ۳۸۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ چک ۱۷ جنوبی:۔ اس ماہ میں تین وقار عمل منائے گئے۔

شعبہ تربیت و اصلاح

مرکزی مساعی مختلف محلہ جات میں خصوصاً محلہ مسجد فضل میں نماز باجماعت میں سستی کرنے والے افراد کو اُن کے گھروں میں جا کر سمجھایا گیا۔ خدا کے فضل سے اس کا کافی اثر ہوا۔ قادیان کے حجاموں اور ٹانگہ والوں کو منظم کرنے کی سعی کی گئی۔ حقہ نوشی سے مجتنب رہنے کی تلقین کی گئی۔

مقامی مجالس:۔ نماز باجماعت کی نگرانی کی گئی۔ اور سستی کرنے والوں کو سمجھایا گیا۔ دارالبرکات شرقی۔ دارالرحمت۔ دارالفتوح۔ دارالبرکات۔ دارالفضل۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ مسجد مبارک میں اس پروگرام کی نگرانی کی جاتی رہی۔ تربیتی اجلاس بھی کرائے گئے۔ دارالفتوح میں درس کا اہتمام رہا۔

بیرونی مجالس:۔ بیرونی مجالس میں سے صرف ان مجالس کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ چک نمبر ۱۷ جنوبی۔ کیرنگ۔ اوڑ۔ شریف پورہ امرتسر۔ چک ۹۹ شمالی۔ کانپور۔ کراچی۔ گوکھووال۔ سونگھڑہ۔ آگرہ۔ سرگودھا۔ دہلی۔ ملتان۔ لدھیانہ۔ جہلم۔ لاہور۔ داتہ زید کا۔ کریام۔ گھٹیالیاں۔ گجرات۔ سید والا۔ حیدر آباد۔ لائل پور۔ مذکورہ بالا بیرونی مجالس مختلف طریقوں سے شعبہ تربیت و اصلاح کے پروگرام پر عمل کرتی رہیں۔ چک ۹۹ شمالی۔ جہلم۔ لائل پور۔ حیدر آباد دکن۔ اور ملتان کی مجالس نے باقاعدہ تفسیر کبیر قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی کتب کے درس کا انتظام کیا۔ کانپور۔ داتہ زید کا۔ آگرہ۔ لاہور۔ حیدر آباد دکن۔ گجرات اور اوڑ کی مجالس نے خاص طور پر اسلامی شعار کا لحاظ رکھنے کی کوشش کی اور حقہ نوشی اور سیگریٹ نوشی کے انسداد کی تلقین کی۔ چنانچہ چھ خدام نے داڑھی رکھ لی اور کئی ایک نے حقہ اور سگریٹ ترک کیا۔ حیدر آباد دکن کی مجلس نے تقاریر کے ذریعہ اراکین کو اختلافی مسائل سے واقف کرایا۔

شعبہ تعلیم

مقامی مجالس:۔ محلہ جات کے زعماء کو فہرست ناخواندگان تیار کرنے کیلئے کہا گیا دارالسعة کی فہرست ناخواندگان دفتر میں ملی دارالبرکات شرقی میں صرف ایک ناخواندہ نے آخری دنوں میں پڑھنا شروع کیا۔ دارالرحمت میں پانچ افراد نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی دارالفتوح میں خدام کو نماز باترجمہ یاد کرائی گئی۔ دارالبرکات میں ایک ناخواندہ کو قاعدہ پڑھایا گیا مسجد مبارک میں بھی پڑھائی جاری رہی

بیرونی مجالس:۔ اوڑ۔ انصار اور خدام اور مستورات کو قرآن باترجمہ اور نماز سکھائی گئی۔ اور لکھنا بھی۔ امرتسر:۔ ایک ناخواندہ کو پڑھایا جاتا رہا۔ چک ۹۹ شمالی۔ نماز باترجمہ اور قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا۔ اکثر خدام اچھا لکھ پڑھ گئے ہیں۔ کانپور کے اکثر خدام کو دعاء قنوت زبانی یاد کرائی گئی اور پھر ترجمہ پڑھا کر امتحان لیا گیا۔ کراچی۔ نماز باترجمہ سیکھنے کی ہدایت کی گئی۔ گوکھووال قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ سونگھڑہ:۔ قریباً تمام اراکین قرآن باترجمہ اور لکھنا جانتے ہیں۔ جو نماز باترجمہ نہیں جانتے ان کو توجہ دلائی گئی۔ سرگودھا:۔ صرف چند انصار ناخواندہ ہیں۔ اور وہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جہلم:۔ تیرہ بچوں کو نماز باترجمہ اور ایک غیر احمدی کو قرآن کریم کا سبق دیا جاتا رہا۔ لاہور:۔ بعض اراکین نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کیا۔ داتہ زید کا:۔ خدام کو قرآن کریم سادہ پڑھایا جاتا رہا۔ خدام نماز باترجمہ پڑھ چکے ہیں۔ چک ۱۷ جنوبی:۔ قرآن مجید روزانہ پڑھایا جاتا رہا۔ کریام:۔ کیونکہ زمیندارہ طبقہ ہے اس لئے وقتاً فوقتاً احباب کو نماز اور قرآن مجید پڑھایا جاتا رہا۔ گجرات:۔ ایک رکن کو قاعدہ پڑھانا شروع کیا گیا۔ درس قرآن مجید جاری رہا۔ سید والا:۔ بچے نوجوان انصار اور خواتین تک کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ ۸ بجے صبح کے وقت یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔ لائل پور۔ قرآن کریم سادہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ قرآن مجید اور فتاوے احمدیہ کا درس روزانہ دیا جاتا رہا۔ لیکچر لاہور کے امتحان میں چار دوستوں نے حصہ لیا۔

خلیل احمد ناصر سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ کے عہدیدار توجہ فرمائیں

آجکل جنگ کی وجہ سے دوستوں کی تبدیلیاں جلد جلد ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ جس وقت کوئی دوست ان کی جماعت سے تبدیل ہو۔ اسی وقت اس کے بجٹ اور بقایہ کی اطلاع مرکز میں دیدیا کریں تاکہ ایسے

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ سالانہ

یہ جلسہ ۲۹ - ۳۰ جون سنہ ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوگا۔ علمائے کرام قادیان سے تشریف لائینگے۔ قرب وجوار کی تمام جماعتیں کثرت سے شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔ دوسرے شہروں سے بھی احمدی احباب تشریف لائیں تو عند اللہ ماجور ہونگے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ہوگا۔ انہی دنوں ناظر صاحب امور عامہ ایک نہایت اہم ضروری کام کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضلع گوجرانوالہ اور دیگر قرب وجوار کی جماعتیں کثرت سے تشریف لائیں۔

ناظم جلسہ وسکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ امسال ۲۷ - ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ - اتوار منعقد ہوگا۔ بیرونی جماعتوں کے احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلسہ میں شمولیت فرماکر مشکور فرمائیں۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندہری۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء ملک عبد الرحمن صاحب خادم۔ چوہدری دل محمد صاحب اور دیگر علماء کرام تشریف لائیں گے۔

ان ایام میں کانفرنس خدام الاحمدیہ بھی ہوگی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب تقریر فرمائیں گے۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام خدام کی حاضری ضروری ہے۔

خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

وزیرآباد میں اہلحدیثوں کے جواب میں جلسہ

مورخہ ۱۳ - ۱۴ جون کو یہاں انجمن اہلحدیث کا جلسہ تھا۔ ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس میں وہ ہمارے خلاف بھی بولیں گے۔ اور چونکہ ہمارے خلاف بولتے ہوئے یہ لوگ عموماً غلط بیانی اور اشتعال انگیزی سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی روک تھام کیلئے ہم نے انہیں لکھا۔ کہ اگر آپ کا مقصد تبلیغ اور تحقیق حق ہے۔ تو تمام اختلافی مسائل پر تحریری وتقریری مناظرہ کریں۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ اور جلسے کا پہلا دن ہمارے خلاف وقف کر دیا جس میں مولوی عبد اللہ صاحب معمار نے نہایت فرسودہ اور بیہودہ اعتراضات کرکے اپنی بدتہذیبی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ اُن کے اعتراضات کے جوابات دینے کے لئے ہم نے ۲۰ جون کو جلسہ منعقد کیا جس میں جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے اولاً قرآنی معیار ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق موجودہ جنگ کی ہولناک تباہی بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ یقیناً کسی نبی کی آمد اور اس کے انکار کی وجہ سے ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ اور اس جنگ کے متعلق حضرت اقدس کی پیشگوئیاں بالوضاحت پیش فرمائیں۔ اور ان پر اعتراضات کے جوابات دیئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر توہین انبیاء کے الزام کا جواب دیتے ہوئے عصمت انبیاء کے خلاف مولویوں کے جھوٹ وغیرہ کے الزام بیان کر رہے تھے کہ مولوی محمد اسماعیل وہابی نے آکر بغیر صدر سے اجازت حاصل کئے بولنا شروع کر دیا۔ جناب ملک صاحب نے اُسے بالمقابل بلایا۔ اور ۵ - ۵ منٹ کی باری مقرر کی مگر مولوی صاحب نے جناب ملک صاحب کی کسی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو غلط پڑھا۔ اور غلط ترجمہ کرکے پبلک کو دھوکا دینا چاہا۔ جسے جناب ملک صاحب نے طشت از بام کر دیا۔

آخر جواب الجواب کی طاقت نہ پاکر جناب ملک صاحب کے روکنے کے باوجود بھرے مجمع سے بھاگ گئے۔ دو گھنٹے کے بعد جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا جسکا خدا کے فضل سے پبلک پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار عبد الرحمن صابر سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ وزیرآباد

نہایت ضروری اعلان

الفضل مورخہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو خود بخود چندہ ارسال فرما دیا کرتے ہیں ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ جون تک چندہ ارسال فرمادیں اور کوشش کریں کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے اُن کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ۔ ۲۵ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ انگریزی موٹر دستوں کا کل دشمن سے مقابلہ ہوا۔ اور اُسے کافی نقصان پہنچایا گیا۔ دشمن کے ہراول دستے کل رات سیدی برانی سے جنوب مشرق میں پہنچ چکے تھے۔ اتحادی فوجوں نے فورٹ کیپٹزو۔ سیدی عمر اور سیدی برانی کو خالی کر دیا ہے دشمن اپنی پوری طاقت سے زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اتحادی فوجیں مرسا مطروح میں اپنے پہلے مورچوں پر آگئی ہیں۔ یہاں سے ایک ریلوے لائن سکندریہ جاتی ہے۔ پانی بافراط ملسکتا ہے اور مورچے بہت اچھے ہیں۔ ساحلی سڑک اچھی مل گئی ہے مگر پیٹرول کا خرچ زیادہ ہوگا۔ طبروق اور مشرقی لیبیا کے دوسرے ہوائی اڈے چھن جانیکی وجہ سے مشرق وسطی کی اتحادی ہوائی فوج پر بھاری بوجھ آپڑا ہے۔ افسران اعلیٰ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مصر میں زیادہ سے زیادہ ہوائی جہاز بھیجے جائیں ❊

قاہرہ۔ ۲۵ جون۔ مصری وزیر اعظم نحاس پاشا نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانی گورنمنٹ نے مصر سے جنگ میں شامل ہونیکا مطالبہ نہیں کیا اور مصر بدستور جنگ سے علیحدہ رہیگا۔ آپنے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ افواہوں پر اعتبار نہ کیا کریں۔ اور یقین دلادیا۔ کہ حکومت برطانیہ مصر کے خلاف ہر اقدام کو ناکام کرنے کی اہلیت رکھتی ہے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ آج پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے کہا کہ بحری بیڑے اور بری فوجی افسروں نے شکایت کی ہے کہ لیبیا میں برطانی فوجوں کے پاس بم برسانے والے ہوائی جہازوں کی بیحد کمی ہے۔ ہوائی محکمہ کیطرف سے یقین دلایا گیا۔ کہ جو ہوائی جہاز میسر ہیں انہیں ٹھیک ٹھیک مقامات پر اور ضرورت کے مطابق بھیجا جا رہا ہے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ آج پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ وشی گورنمنٹ نے دس لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز محوریوں کے حوالہ کر دیئے ہیں۔ حکومت کیطرف سے کہا گیا کہ اسکی تصدیق نہیں ہوسکی۔ اسی طرح مشرق بعید میں فرانس کے جاپان کو جہاز حوالہ کرنیکی خبر بھی مصدقہ نہیں ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ ایک قدامت پسند ممبر سر جان وارڈلا نے آج چرچل گورنمنٹ پر عدم اعتماد کی تحریک پیش کی۔ دو دیگر ممبروں کی طرف سے بھی یہی تحریک پیش ہوئی ہے لیبر پارٹی نے اس تحریک کی مخالفت کا فیصلہ کیا ہے اور یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل کی فتح ہوگی ❊

دہلی ۲۵ جون۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق جاپان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جرمنی کو ۲۵ ہزار ٹن گندم۔ دس ہزار ٹن ٹین اور دس ہزار ٹن تانبہ سپلائی کرے گی ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ سبسٹاپول میں حالت اور بھی نازک ہو رہی ہے۔ اگرچہ روسی ابھی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔ برلین ریڈیو نے مان لیا ہے کہ سبسٹاپول میں جرمن فوج کو ایک ایک گز کیلئے لڑنا پڑ رہا ہے۔ جون کے پہلے آٹھ دنوں میں جرمنوں نے اس شہر پر نو ہزار بم گرائے۔ صرف ایک دن میں آٹھ سو گرائے گئے۔ آجکل ایکہزار جرمن ہوائی جہاز اسپر حملوں کیلئے وقف ہیں اور بری فوجیں جو توپیں استعمال کر رہی ہیں۔ اتنی بڑی بڑی توپیں آجتک کہیں استعمال نہیں ہوئیں۔ جرمنوں نے شہر کی قلعہ بندیوں میں جو شگاف چار روز ہوئے کیا تھا وہ اب اسے چوڑا کرنیکے لئے پورا زور لگا رہے ہیں ❊

برن ۲۵ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے کریمیا کے جنوبی ساحل پر اپنی فوجیں اتار دی ہیں جو شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے سمیر وخول میں جرمنوں کے سلسلہ و رسائل کو خطرہ میں ڈالدیا ہے ❊

لنڈن ۲۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کینیڈا کا ایک فوجی قافلہ بحر اوقیانوس کا سفر طے کرنیکے بعد بخیریت انگلستان پہنچ گیا ہے۔ ان فوجوں کو پُرخطر مقامات پر تعینات کیا جائے گا ❊

قاہرہ ۲۵ جون۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اتحادی پالیسی یہ ہے کہ مقبوضات کے نفع نقصان کا خیال کئے بغیر کسی موزون اور سازگار مقام میں جنگ لڑی جائے۔ سولم اور سیدی عمر وغیرہ مقامات جم کر لڑنے کے لئے موزون نہ تھے ❊

چنگنگ ۲۵ جون۔ چینی فوج صوبہ کیانگسی کے صدر مقام فوچو کے محاصرہ کیلئے تین اطراف سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔ جاپانی مزاحمت اسجگہ بالکل کمزور ہے۔ یہ شہر نانچنگ سے پچاس میل جنوب مشرق میں ہے ❊

بوڈاپسٹ ۲۵ جون۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ نازیوں نے چیکوسلواکیہ کا شہر تھائی نام جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ یہ ظلم بھی ہیڈرک کے قتل کے سلسلہ میں ہے ❊

واشنگٹن ۲۵ جون۔ آج مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے مابین اہم ترین ملاقات ہو رہی ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے کانگرس کے لیڈروں کو وائٹ ہاؤس میں مدعو کیا ہے۔ تا وہ اس گفت و شنید میں حصہ لے سکیں ❊

ڈھاکہ ۲۵ جون۔ یہاں فسادات بدستور ہیں۔ اور چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اسوقت تک ۱۷ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ۱۲۵ گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں ❊

بمبئی ۲۵ جون۔ حکومت نے سوداگران چاول کو حکم دیا ہے کہ اپنے ذخائر کسی اور مقام پر منتقل نہ کریں۔ ٹھوک اور پرچون قیمتیں مقرر کر دی گئی ہیں ❊

بمبئی ۲۵ جون۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ آج یہاں ٹاؤنہال میں تقریر کیلئے داخل ہو رہے تھے کہ کسی نے کاغذ میں لپٹی ہوئی تارکول اپر پھینکی جس سے ان کا چہرہ اور قمیص آلودہ ہوگئے۔ اسپر ایک اچھا خاصہ ہنگامہ بپا ہوگیا۔ اور والنٹیروں کے علاوہ بعض دوسرے اشخاص کے بھی چوٹیں آئیں ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ چین گورنمنٹ تبت کی حکومت پر زور دے رہی ہے کہ تبت سے چین جانیوالے رستوں کی اصلاح کرے۔ حکومت برطانیہ نے بھی تبت کی حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے ❊

شملہ ۲۵ جون۔ گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر پنجاب نے آنریبل سردار دسوندھا سنگھ کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے ❊

چنگنگ ۲۵ جون۔ چینی طیاروں نے دریائے یانگسی میں جاپانی جنگی جہازوں کے اجتماع پر بمباری کی اور ایک بڑا و تین چھوٹے جنگی جہاز غرق کر دئے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ محوریوں کیطرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا کے تازہ معرکہ میں ۳۸ ہزار اتحادی سپاہی گرفتار کئے گئے ہیں اور تین سال کی جنگ میں ایک لاکھ ۵۷ ہزار اتحادی سپاہی پکڑے گئے ہیں ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جون ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۱ء تک باوجودیکہ برطانیہ کئی محاذوں پر اکیلا جرمنی اور اٹلی سے لڑ رہا تھا۔ اسنے ان کے ۹۳۹۶ ہوائی جہاز تباہ کئے۔ اور ۵۳ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن کے بحری جہاز ڈبو دئے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ سرکاری اعداد و شمار مظہر ہیں کہ مارچ ۱۹۴۲ء تک محوریوں کے پانچ لاکھ بیس ہزار سپاہی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر اطالوی ہیں ❊

دہلی ۲۵ جون۔ ہندوستان کے شاہی بیڑے میں ایک اور جہاز کا اضافہ ہوگیا ہے جسے پچھلے ہفتہ سمندر میں اتار دیا گیا ہے۔ یہ جہاز آب دوزوں کو تباہ کرنے میں کام آسکیگا۔ اس کے علاوہ متعدد جہاز اور کشتیاں زیر تعمیر ہیں ❊

واشنگٹن ۲۵ جون۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر چرچل بحرالکاہل کی جنگی کونسل میں شریک ہو رہے ہیں۔ کینیڈا کے وزیر اعظم بھی اس میں شامل ہونگے۔ مسٹر روزویلٹ کی طرف سے کانگرس کے کچھ ممبروں کو بھی اسمیں شامل ہونیکی دعوت دی گئی ہے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ ایک جرمن آبدوز نے چند روز ہوئے۔ ارجنٹائن کے ایک جہاز کو ڈبو دیا تھا۔ اس وجہ سے عوام میں جرمنی کے خلاف بہت جوش پھیل رہا ہے۔ بوئنس آئرز میں لوگوں نے جرمن سفارتخانہ کا محاصرہ کر لیا اور اسپر پتھر برسائے۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کر دیا۔ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ جرمنی سے قطع تعلق کر لیا جائے ❊

لنڈن ۲۵ جون۔ چرچل گورنمنٹ پر عدم اعتماد کی جو تحریک پیش ہوئی ہے۔ اسپر بحث آپ کی واپسی کے بعد ہوگی۔ اور آپ اس میں حصہ لے سکیں گے ❊

ماسکو ۲۵ جون۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ پندرہ روز میں فن لینڈ اور جرمنی کے مشترکہ اقدام سے بحیرۂ بالٹک میں چھ روسی آبدوزیں غرق ہوگئیں ❊

ماسکو ۲۵ جون۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ اسوقت بحیرۂ منجمد شمالی سے بحیرۂ اسود تک جرمنی اور رُوس کی زبردست فوجیں ایک خوفناک جنگ لڑنے کیلئے آمنے سامنے کھڑی ہیں ❊

واشنگٹن ۲۵ جون۔ امریکہ کیطرف سے اتحادی ملکوں کو جو سامان جنگ ادھار۔ پٹہ یا کرایہ پر دیا جا رہا ہے اس کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اب اسکی قیمت وصول نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے جنگ میں امریکہ کا حصہ تصور کیا جائے گا ❊

کلکتہ ۲۵ جون۔ مسلم لیگی اخبار "ڈان" نے سر سکندر بلدیو سنگھ سمجھوتہ کو ایک مضمون کے دوران میں ہندو مسلم اتحاد کی طرف امید افزا اقدام قرار دیا ہے اور سر سکندر کے اس فعل کو اسلامی رواداری کی ایک عمدہ مثال سے تعبیر کیا ہے ❊

دہلی ۲۵ جون۔ حکومت ہند نے "اگر" کے استعمال اور اس کی فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کیونکہ جراثیم کی لیباریٹریوں میں "اگر" کی بہت ضرورت ہے ❊

کراچی ۲۵ جون۔ میئر کراچی نے گورنر سندھ کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سندھ کے جن علاقوں میں مارشل لاء نافذ ہے۔ وہاں زمینداروں اور دوسرے شہریوں کو سخت مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اسلئے اس قانون میں مناسب تبدیلی کی جائے۔ گورنر سندھ نے مارشل لاء کے ایڈمنسٹریٹر سے ملاقات کی۔ اور حروں کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا

ماسکو ۲۵ جون۔ سوویٹ گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے یوگوسلاویہ کے ایک شہر نوائے ساڈ میں کئی ہزار شہریوں کو گولی سے اڑا دیا۔ جن میں کئی عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ پراگ میں بھی قتل عام کا سلسلہ جاری ہے۔ تین روز میں ڈیڑھ صد سے زیادہ افراد ہلاک کئے گئے ہیں ❊

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)